

مائل پرواز پارٹنر شپ

لورنڈا کیز لونگ

امریکہ و ہند کے درمیان شہری ہوا بازی کے شعبہ میں تعاون کے ایک سال میں بڑھتے قدم

سکتی ہوں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ وفاقی شہری پر از اتفاقاً میں جو بھی کام کرنا چاہے ہندوستانی افراد کے تعاون سے کر سکتی ہے۔ فغمز نے کہا کہ ”میل کے طور پر ہم لوگ اس معاہدہ کے تحت ایک لیک کنٹرول کے طریقوں کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ آلات کا معاہدہ ہو یا خالص ہو، ہم صورتوں میں بہتری الائی چا سکتی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم لوگ ہندوستانی حکام کو آلات فراہم کریں مگر ہم انہیں وہ مکمل اوقیٰ تو دکھایی سکتے ہیں جن کی خواہ داری کے ایسا کوئی نہیں۔“

"اُس کی بیوی پھر بول کوئین پہلے بھی حاصل تھا کہ وہ نہ دستیں حاصل کرو
اپنی صورت میں کامیکس لیکن اگر یہ زندگی استہانہ نہیں ملت تو وہ قل شہری
پڑا۔ اُن تمامی کاریں جو بہتر فراہم کرنے کا موقع فرمیں مل کر کافی تھیں اب
یہ تھیا اسکا ہے کہ تھائی ملات میں کس تھیکی ایجادات اور کیے طریقے
بکھرنا کامیاب ہو سکتے ہیں۔ فتحیز نے کہا "اُنم لوگ ہماہری کے
شعبی خلافت اور مسلمانی کفر و کفیر کی طرف سے یہاں آئے ہوئے
ہیں لیکن اسیں اسیں سمجھ کر کام سے دنکا کرنا چاہا"

ایک اور معاہدہ کے تحت وفاقی شہری پرواز اختیاری ہوا بازاری کے شعبہ میں سلامتی کے مسئلے کا مشترکہ حل پیش کرنے کیلئے امریکی کمپنیوں کی ایک نیم کوئے کرکام کر رہی ہے۔ اس کے تینجی میں ہوا پاری کہ شعبہ میں تعاون کے ایک پروگرام کے تحت زیادہ امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ اس پروگرام کیلئے ایک مقاہمت پر اپریل میں وفاقی وزیر شہری پرواز کی ایڈیشنل سٹریچر مرحوم ان ہٹکی کے دورہ ہند کے دوران و مختلط ہوئے تھے اور معاہدہ نانڈا امبل ہو گیا تھا۔ اس مقاہمت نام پر دھنخلی کی حصی تقریب ۲۲ بجناں کو واٹھنڈن ڈی میں منتظر ہوئی تھی

ہوا بازی کے شعبہ کو تھقہ فراہم کرنے کی ذمہ داری مونپیا ہے۔
لیکن زندے کب "ہوا بازی" کے شعبہ میں سماجی کامل بہت ساری
چیزوں سے ہے۔ مثال کے طور پر اس کا ایک مقدمہ یہ ہمگی ہے کہ
ہدوستانی ڈائرکٹوریٹ جنرل شہری ہوا بازی کی خدمتی جائے۔ یہ
ڈائرکٹوریٹ وزارست شہری پرہلہ ایک حصہ ہے جو کہ حلقہ ملکی اقلیٰ
کیلئے ذمہ دار ہے۔ ڈائرکٹوریٹ اس پات کو قیمتی ہاتا ہے کہ
صرف تجارتی پروازوں ملکہ عمومی طیاروں، ہلکی کاپڑوں کے پاکٹ
اور ہر سے تین لوگوں نے اپنی تھقہ مداری رکاوے کی وجہ پر کرسی۔

نگرہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ "ہم لوگ ان لوگوں سے مل کر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کپاک اصل لکیدہ طرف تعاون ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ہوا بازی کے شعبہ میں امریکہ اور ہند کے درمیان ایک بچ شٹرک ہے۔" ایک خاص ڈھنگ کا سوم، جو مقابلاً بے خل ہے۔ یعنی بھل کی کرخ اور چک کے ساتھ طوفان۔ باروپ میں یہ پیچیں تکش چیز۔ یہ ہوا بازی کا ایک بڑا محاصلہ ہے۔ اس محاصلہ میں اندھوستاخوں کے باس

خیر ہے ایں۔ ہم لوگ ان خوبیات میں حصہ ادا بنا چاہتے ہیں تاکہ دنلوں ہی پکھنے کو یہ سمجھیں۔

خواست سے متعلق ایک اور حاملہ ایڈیٹ کلرول کا ہے جس کو سنبھالنے کی ذمہ داری اگرچہ رہ انتہائی آف ایٹیکی ہے اور یہ بھی وزارت شہری پر وازا کا ہی ایک بازو ہے۔ اس وزارت اور وفاقی شہری پروگرام کے درمیان ایک نئے معاملوں کے ذریعہ ایک دہائی پرانے ایک ایسے بھروسے کی دستیع کی گئی ہے جس کے تحت ہوا بازی کے ان امور کو محروم کر دیا جائیں گے جن میں «مولوں ایجنسیز میں کرکام کر

ہندوستانی ہوا بازی کے شعبہ کی تیریوست تھا اور جنوبی ایشیا اور امریکہ کیلئے اس ریکارڈ کی اہمیت نے امریکے کی وفاقی شہری پر واڑا تھامیں کیا۔ پر مجھ تک کیا کہ وہ اپنا پہلا نامہ دوں گی۔ رہنمائی۔ اس فکر نے جولائی ۲۰۰۶ء میں اندوستان پہنچنے تھے اور جب سے اب تک بہت سے واقعات رو تماہوئے ہیں۔ جنوبی ایشیا میں وفاقی شہری پر واڑا تھامیں کے سخت نامہ کی حیثیت سے اپنی آمد کا ایک سال عمل ہوتے ہے امریکی سفارتخانہ کے احاطے کے اندر اسے جمع کیا جائے گی۔ ختم ہوئے تو ۲۰۰۷ء میں تھا کہ

"ایے کلی بہت ڈاک معاہدات پر بمرے بیہاں آنے کے بعد دھنٹلی ہوئے جن پر بات چیت لپے عرصہ سے، کی برسوں سے، ہوری تھی۔ انہوں نے مزید کہا "میں انکی جانب کر کیا اور ان معاہدات پر دھنٹلی ہوئے کا وقت اگر کھایا یہ کچھ ہے کہ بیہاں ہم لوگوں کی موجودگی سے حکومت ہندوکش کی ہمارتی ہے۔"

ذیلی۔ مکورہ یہ بات محسوس کرتے ہیں کہ ہوا بازی اور اپنے ہندوستانی ہم رہبی اسلام کے ساتھ دریافت ہمارے ہائی اعلانات میں جلوے ہوئے شاروں میں سے ایک ہے۔ اس سے پہلے تک سنگاچور میں وفاقی ہوا بازی اسلامیہ کے دفتر سے ہندوستان کے امور دیکھے جاتے تھے جن نیوز اپ و ہائی کورٹ کا ہاں ۱۵ اکتوبر کو اپنی روپورث پیش کرتے ہیں۔ ہندوستان اب ان مکونوں میں شامل ہے جن مکونوں میں وفاقی شہری ہوا بازی اسلامیہ کے وہ وقارت ہیں جن کو امریکہ کی کامگیری نے پوری دنیا میں

شہری ہوا بازی کے شعبہ میں شابھی فرم کرنے کی وجہ سے یہ مو
مکن ہو گئی۔ فیر جز کے مطابق، "ہندستان میں ادھ کے چند برس
میں وہ ترقی ہوئی ہے کہ جیسا صرف ۲۰ فہاری کپیاں تھیں، اب اس
فہاری کپیوں کی تعداد پڑھ کر ۱۵۰ ہو گئی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ
"بلواروں کی تعداد سے ایک مثال دی جا سکتی ہے۔ ۲۰۰۵ میں

بُونگ نے دنیا کے کسی بھی ملک سے زیادہ طیارے ہندوستان میں فروخت کئے۔ یہ حیران کر دیتے والی بات ہے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ یہ طیارے ہندوستان کو ایک دن میں نہیں ملیں گے ان کے ہندوستان آتے آتے دس سال لگ جائیں گے لیکن ہندوستان میں ایک بھی خطا کی پیشیاں ہیں جو ہر صورت آئیں۔

۲۰۰۵ سے ۲۰۰۷ تک بھارت میں جواہی چالہ سے سڑکرے والوں کی تعداد ۲۲ میلین سے چڑھ کر ۳۲ میلین ہو گئی ہے۔ یہ تقریباً ۳۹ فیصد کا اضافہ ہے۔ اس لئے بھارت میں جو سڑکیں کام آئے ہے جس کا توڑ کرنے کیلئے ہم لوگ مل کر کام کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ پہلی اٹھائی کے تاظر سے ہم اس زبردست ٹوٹ کیلئے کس بھٹک سے چھپاں ڈال سکتے ہیں۔

فخر نے کہا کہ ”آپ کے سامنے ایک مثال جیش کی جا سکتی ہے۔ جہاڑی کے ماہر ان نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ بھارت میں میں کسی بھی جواہی خیال ظاہر کیا ہے پر ایک گھنٹے میں ۳۰ پروازوں کو ادارہ کئے جائے پر ایک گھنٹے میں پروازوں کو ادارہ کئے جائے کسی ایسے اڑپٹ پر بھی جو جل صرف ایک ملک وے ہو سکے میں ہم لوگ اس سے بھی کم نہیں۔“

کسی بھی بندوقتائی ہوائی اڈے پر ایک گھنٹے میں ۴۰ ملیناروں کو
آئندہ مختلف حکام کا مقصد ہو یا نہ ہو۔ «فاتی شری پر از انتظامیہ
ایسے ٹالبوں اور ان کی ٹکنائیوں کا چاکروہ لے سکتی ہے اور یہ گھنٹے کی
بھی بوش کر سکتی ہے کہ کیا ہم لوگ عالمیت کے ساتھ ایسا بڑھانے
کیلئے کوئی مشورہ دے سکتے ہیں، اماز ریپک کٹر اور کوئی ٹریننگ
دے سکتے ہیں، یا کچھ اور کر سکتے ہیں، لیکن زکا کہنا ہے کہ "سلامی
بیوی اولین ترجیح ہے، میرا مردمی فطری ہے کہ جب افغانی

کچھ اور طیاروں کی تعداد اسی رفتار سے بڑھتی ہے، جس رفتار سے یہاں بڑھتی ہے تو کیا خلافی مگر انہی اسی رفتار سے ہم آہنگ ہو کر بڑھتی ہے۔ میں ان میں سے بھی جو کہ ایسا نہیں ہے۔ وفاقی شہری پرواز انتظامی کے پاس اسی کوئی اطلاع نہیں ہے جس کے مل پر کہے کہ یہ مخفوظ نہیں۔ ایسا بالکل نہیں۔ ہم لوگ چاہتے ہیں کہ ہمارے ہم مردی ہندوستانی انسان ہماری اس ہمارت سے بھیں اٹھائیں۔ وہ لوگ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کام کر کے کیاں کیاں اور کیا کیا بھی عمل کر سکتے ہیں۔

شعبہ سے تعلق رکھنے والے تمام اہم لوگ موجود تھے۔ وفاقی شہری پرواز انتظامی کی ایڈیٹ فلٹر ہیکی کے علاوہ امریکی تجارت و ترقی ایجنسی کے اپنی داڑکن، ایکسپورٹ اپورٹ ہائک کے نمائندے، امریکی وزارت تجارت، وزارت خارجہ اور وزارت دفاع کے نمائندے بھی شامل تھے۔

اس کا نظریہ میں آدھے مقررین امریکی تھے آدھے ہندوستانی۔ اس کا نظریہ کی سب سے بڑی کامیابی یقینی کہ ”وقایتی شہری پرواز انتظامیہ کے بہت سخت لوگ یہاں آئے ہوئے تھے۔ اس سے انہیں ہندوستانی ہوا بازاری کے پارے میں بھیرت حاصل ہوئی۔ اب اس سے وقاری شہری پرواز انتظامیہ کو اس بات کا

A black and white photograph of a middle-aged man with light-colored hair, wearing a dark blue polo shirt. He is smiling and holding a circular plaque or emblem with both hands, which appears to be a logo for an aviation institute. The plaque has a globe graphic and the words 'AVIATION' and 'INSTITUTE' on it. The background shows a wooden wall.

وینچل ایمن فیکرز سینٹر فیٹرل ایوی ایشن اینٹمنٹریشن
نمانتندہ برائی سائلٹ ایشیا
شہر پر از اختماری کو احساس رہے گا کہ یہاں کس حد تک
کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور کیا کیا کام کھل کرنے کی ضرورت ہے؟
ہندوستان میں ہواؤی چہارے سے ستر کرنے والوں کی تعداد وہ
دوںی رات چوتھی بڑھ دی ہے۔ یہ لک کیلئے ایک نہت ہی ہے اور
اس سے نیچے جلتی بھی کھڑے ہو سکتے ہیں۔

ورنی شہری پرواز پر فلٹھیل نے اس کا نقش میں کہا کہ "ان کے اندازے کے مطابق دس سال تک سافروں کی تعداد میں ہر سال ۲۵ فی صد کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ حیر زکا کہنا ہے کہ یہ بہت زبردست اضافہ ہے۔" اضافہ امریکہ میں بھی ہو رہا ہے مگر اس کا فی صد رہائی نام ہے۔ ہم لوگ اس کو کوش میں ہیں کہ اس تعداد کو پڑھایا جائے۔ یہاں تو جیسا دی ڈھانچے پر بھی بہت کم سرمایہ کاری ہوئی ہے۔ سچھلی دہائی میں ہی ہوا کی اڑوں اور اڑڑیک کنڑوں پر بھاری سرمایہ لگانے کی ضرورت ہے۔"

جس میں وزیر شہری ہوا بازی پر قل پیل اور امریکی تجارت و ترقی بچھی کے عہدیداروں نے ٹرکت کی تھی۔

چونکہ امریکہ میں ایسے قوانین بننے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے کسی بھی شعبہ پر کوئی اچارہ قائم نہیں ہو سکتا اس لئے کسی بھی صنعت میں امریکی مقابلہ کاروں کیلئے اس طرح کی کسی حکومتی ایجنسی سے اعلیٰ کرام کرنا دشوار ہے، جس طرح کام کا تصور اس معاملہ میں فیش کیا گیا ہے جنکن یہاں یہ بات وحیاں میں رکھتے کے قابل ہے کہ ۳ سال قبل میں قائم کیا گیا پہلا ہواڑی تعاون پروگرام بہت کامیاب رہا ہے۔ فیکر نے کہا کہ ”اس لئے جب ۲۰۰۵ء میں اس وقت کے ان اپور نہیں سکریٹری نور میں مبتلا نے ہندوستان

اور امریکہ کے درمیان پہلے "کھلا آسمان معاہدہ" پر دستخط کئے تھے تو انہوں نے اس کا بھی اعلان کیا تھا کہ وہ بیہاں بندوستان میں یہ پروگرام شروع کرنے والے ہیں۔ اس کیلئے امریکی تجارت و ترقی بین الاقوامی کے قطع سے ہر طرح کی امداد ایجاد کام میں لگائی گئی، اور بنیادی سرمایہ فراہم کیا گیا۔ واضح "بندوستان کو کام سامنا ہے اور کرنے کیلئے ہم جل کر کام کرو، یہ ہے کہ بندیادوں ناظر میں ہم اس سوکیلنے کے گھماش نکال

مند بندوختانیوں کو دے سکیں گے یا بندوختان آتے کے آرزو مند مرکیوں کو۔ بندوختانیوں کو ان کے قیام امریکہ کے دوران یہ دکھایا جائے گا کہ کون کون سی امریکی مکالوں پر سے صبھ ہے اور کام کر رہی ہے اور اس کے بعد انہیں اس پات کا اندازہ قائم کرنے کا موقع ملے گا کہ درستی پہنچانیں اور کیا کیا پہنچ کر سکتی ہیں۔

اس ایک سال میں ایک اور اہم کام اپریل میں امریکہ بند و اسلامی بازی شوٹ جو تلوں کا انقلاب کے انتحاری کو صورت میں ہوا۔

فہریز نے بتایا کہ "یا امریکہ کی حکومت اور صنعت اور ہندوستان کی حکومت اور صنعت کیلئے ایک دوسرے سے کچھ سیکھنے کا موقع تھا۔ یہ جاننے کا بھی ایک موقع تھا جو یہاں کیا ہو رہا ہے اور یہ جاننے کا بھی کہ امریکہ میں اور دنیا کے دوسرے مکونوں میں کیا کیا تجربات کے حوالے ہیں۔ یا آپس میں مل پیشی اور تھلکات ہوتے کا بھی موقع تھا۔"



”مددوستان کو جس چیلنج
کا سامنا ہے اور جس کا ترو
کرنے کیلئے ہم لوگ مل
چل کر کام کو سکھتے ہیں وہ
یہ ہے کہ بیدائی شاندیہ کے
تلازیر سے ہم اُن زبردست
دو کیلئے کون ڈھنگ سے
گنجائش دکال سکتے ہیں۔“